# اِتحاد سنّت نبوی ﷺ ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضورِ پُر نُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

## اتفاق واتحاد قرآن وحدیث کی رَوشنی میں

عزیزانِ محترم! اسلام ایک عالمگیر وآفاقی مذہب، کامل واکمل دِین، اَبدی ضابطۂ حیات اور امن وسلامتی کا علمبردار ہے، جو اتحاد ویکجہتی کی دعوت ودَرس دیتا ہے، اتحاد کا معنی آپس میں اکٹھے ہوکر زندگی بسر کرنا ہے، اتفاق واتحاد کی بدَولت اِنفرادی، فکری، مُعاشَرتی، اِقتصادی، علمی، فنّی وسائنسی قوّت میں یکجہتی حاصل ہوتی ہے، باہمی تعلّقات مضبوط ہوتے ہیں اور بہترین فضا قائم ہوتی ہے، اتحاد ہر طرح کی سعادت وبھلائی کی بنیاد، انسانیّت کی تعمیر وترقی کا سُتون، مُعاشی ومُعاشَرتی کثیر فوائد، قوم کی راحت وسکون، کامیابی کا سبب اور ایک عظیم وعمدہ نعمت ہے، خالقِ کائنات عزّوجلّ نے اتحاد کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا

﴿وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾[1] "سب مل کر اللہ کی رَسّی مضبوط تھام لو، اور آپس میں فرقوں میں نہ بٹ جانا"۔ معلوم ہوا کہ آپسی اتفاق واتحاد بہت اچھی چیز ہے، ترقی کی ضمانت ہے، لہٰذا ہم سب کو آپس میں اتفاق واتحاد سے رہنا ہوگا۔

## اتفاق واتحاد کے ساتھ رہنا لازم ہے

میرے بزرگو ودوستو! قرآنِ کریم میں اتفاق واتحاد کی تاکید کے ساتھ ساتھ حدیثِ پاک میں بھی اِفتراق واِنتشار والے اَفعال وحرکات کی ممانعت اور متفق رہنے پر زور دیا گیا ہے، حضور نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «عَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ؛ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ»[2] "تم پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے؛ کیونکہ جو بکری اپنے ریوڑ سے الگ ہوتی ہے، بھیڑیا اُسی کو کھاتا ہے"۔ سرکارِ ابد قرار ﷺ نے ہمیں ہر دَم ایک اور متحد ہو کر رہنے کی تاکید فرمائی ہے؛ کیونکہ اتفاق واتحاد کے سبب غیر قوّتیں اپنی طرف نہیں کھینچ سکتیں، اتفاق واتحاد میں برکت ہے، اور اس کی بدَولت خالقِ کائنات عزّوجلّ کی مدد ونصرت بھی شاملِ حال رہتی ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ»[3] "اللہ تعالیٰ کی مدد اُمّت کے بڑے گروہ کے ساتھ ہے"۔

---

(۱) پ٤، آل عمران: ١٠٣.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة، ر: ٥٤٧، صـ٩١.

(٣) "جامع الترمذي" أبواب الفتن، باب مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ، ر: ٢١٦٦، صـ٤٩٨.

## باہمی محبت واتفاق

میرے بزرگو ودوستو! اتحاد واتفاق سے جہاں ملکی وقومی سلامتی وترقی نصیب ہوتی ہے، وہیں لوگوں میں باہمی محبت اور رَواداری کی فضا بھی قائم ہوتی ہے، لوگوں میں اسلام کی بدَولت آپس میں دینی محبّت پیدا ہوئی اور عداوَت دُور ہوئی، حتّٰی کہ سالوں سے جاری لڑائی، رات دن قتل وغارتگری کی گرم بازاری باہمی اتفاق واتحاد اور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دامنِ کرم میں آنے سے ٹھنڈی ہوگئی، شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سارے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی بنا کر اُلفت ومحبّت کے جذبات اُجاگر کیے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا﴾[1] "اپنے اوپر اللہ تعالی کا احسان یاد کرو! جب تم میں دشمنی تھی، اللہ تعالی نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا، تو اُس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہوگئے"۔

## اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حکم مانو اور آپس میں مت جھگڑو

برادرانِ اسلام! تاریخ کے اَوراق پلٹنے اور قوموں کے عُروج وزَوال، کامیابی وناکامی کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے، کہ آج تک جس قوم نے بھی عُروج وترقی کی منزل پائی ہے، وہ باہمی اتفاق واتحاد کی مرہونِ منّت ہے، مصطفیٰ جانِ رَحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے، بھائی چارگی وہم آہنگی کا درس

---

(١) پ٤، آل عمران: ١٠٣.

دیا، اور جب تک مسلمان اس درس پر عمل پیرا رہے، کامیابی و کامرانی ان کا مقدّر بنی رہی، قَیصر و کِسریٰ جیسی طاقتیں بھی ان کے سامنے سرنگوں تھیں، ان کی ہیبت وجلال سے پہاڑ بھی سمٹ کر رائی ہوئے، راستے کی ہر رُکاوٹ کو وہ پاؤں کی ٹھوکر سے دُور کرتے چلے گئے، فتح ونصرت کے پرچم لہرائے، کامیابیوں کا سفر طے کیا، اتفاق واتحاد قوّت اور تعمیری نشوونما کا باعث ہے، جبکہ اس سے دُوری اور نااتفاقی، اِفتراق واِنتشار تخریب کاری اور کمزوری کا سبب ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَأَطِيْعُوا اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ﴾[1] "اللہ تعالی اور اس کے رسول کا حکم مانو! اور آپس میں مت جھگڑو! ورنہ بزدل ہو جاؤ گے، اور تمہاری بندھی ہوئی ہَوا جاتی رہے گی"۔ یعنی اتحاد واتفاق کے سبب مسلمانوں کا رُعب ودَبدَبہ قائم رہتا ہے، لہٰذا ہمیں اِفتراق واِنتشار والے اَفعال وحرکات کو چھوڑ کر باہمی اتحاد سے آپسی تعلّقات کو جوڑنا ہوگا۔

## اتفاق واتحاد سے محبت اور ترقی کا سبق

برادرانِ اسلام! عدل وانصاف اور مُساوات اسلامی مُعاشرے کی بنیادیں ہیں، اسلام سمیت ہر مہذب مُعاشرہ عدل وانصاف کا درس دیتا اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، عدل وانصاف سے نہ صرف انسانی زندگی میں انقلاب آتا ہے، بلکہ مُعاشرے وریاست کو بھی ترقی واستحکام ملتا ہے، مُعاشرے میں امن وامان، اخوّت

---

(١) پ١٠، الأنفال: ٤٦.

وبھائی چارگی، محبت اور ہم آہنگی اتفاق واتحاد ہی سے قائم ہو سکتی ہے، ہم سب ایک ملّت، ایک قوم، ایک جسم کی طرح ہیں، جسے کسی بھی طرح ملتِ اسلامیہ یا اس کے ماننے والوں کی خدمت کا موقع ملے، وہ بلا تاخیر اس خدمت کو ضرور انجام دے، اس کی بدَولت آپس میں محبت واُلفت پیدا ہوتی ہے، اتحاد واتفاق مزید مضبوط ہوتا ہے، ہمارے کسی بھی مسلمان ملک یا مسلمان بھائی کو کوئی تکلیف، پریشانی یا کوئی مصیبت درپیش ہو، تو دنیا بھر کے تمام مسلمان اور مسلم ممالک اسے اپنی تکلیف سمجھیں؛ کہ مسلمان سب ایک ہیں، حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً» "مسلمان مسلمان کے لیے ایک عمارت کی مانند ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے کے سہارے مضبوط رہتا ہے"، رَحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرما کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کر کے اشارہ فرمایا[1]۔ لہٰذا ہمیں باہم تعاوُن ومدد کرنی ہے، چاہے وہ ہمارا رشتہ دار، پڑوسی، شہری، ہم وطن یا دینی بھائی ہو، اسی طرح ایک اسلامی ملک دوسرے اسلامی ممالک کی ہر مصیبت وپریشانی وناگہانی آفات وتکالیف میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے؛ کہ وہ ہمارے بھائی ہیں، اس طرح آپس میں

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب المظالم، باب نصر المظلوم، ر: ٢٤٤٦، صـ٣٩٤.

اتفاق واتحاد قائم ہوگا، خالقِ کائنات عزّوجلّ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾[1] "نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو"۔

## باہمی اتحاد دنیا وآخرت میں ایک عظیم نعمت ہے

رفیقانِ گرامی قدر! اتحاد ایک قوّت اور دنیا وآخرت میں ایک عظیم نعمت ہے، بلاشبہ اللہ تعالی نے وطنِ عزیز کو اپنے فضل وکرم سے نوازا ہے، جو انتہائی عمدہ اور بابرکت چیز ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ»[2] "جو جنّت کے درمیان اپنا ٹھکانا چاہتا ہو، اُسے چاہیے کہ متحد رہے"۔

## تخریب کاری، لڑائی اور ملک کو تقسیم کرنے والوں کو تنبیہ

عزیزانِ گرامی قدر! جو بھی شخص یا تنظیم تخریب کاری، لڑائی اور ملک کو توڑنے کی طرف بُلائے یا وَرغلائے، اس سے بچ کر رہنا ہے اور اسے سمجھانا ہے، اگر پھر بھی نا سمجھے تو فوراً حکومتی اداروں کو اطلاع دے کر اس کی اس منفی کوشش کو ناکام بنانا ہے، ہمیں اخوّت، محبت اور اتحاد کا رشتہ قائم رکھ کر مملکتِ خداداد کو عروج وترقیاں دینی ہیں۔

ہم پر اللہ تعالی کے انعام واِکرام میں سے ایک ہمارے عظیم ملک متحدہ عرب اِمارات کے دانشمند حکمران بھی ہیں، جو ہماری اِصلاح وکامیابی، وطن کی تعمیر وترقی، اسے مزید خوشحالی وترقی کی راہ پر گامزن کرنے، اس کا نام مزید رَوشن کرنے، اس کی عزّت

---

(١) پ٦، المائدة: ٢.

(٢) "جامع الترمذي" أبواب الفتن، باب مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ، ر: ٢١٦٥، صـ٤٩٨.

وشرَف میں اضافہ کرنے، اور اپنی عوام کو وافر سہولیات فراہم کرنے میں استقامت وجوانمردی کے ساتھ سرگرمِ عمل ہیں، اللہ تعالی نے انہیں قوّت، عدل وانصاف، درگزر، حکمت، محبت اور لُطف وعنایت جیسی خوبیاں عطا فرمائی ہیں، جو حکومت وعوام میں باہمی محبت واحترام اور عزّت وقدردانی کا اہم سبب ہے، سرکار دوعالم ﷺ نے سچ فرمایا: «خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ»(١) "تمہارے بہترین قائد وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں، وہ تمہارے لیے اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو"۔

## اتفاق واتحاد کے حصول کی کوشش

عزیز دوستو! عروج وترقی اور امن وسلامتی کے لیے باہمی اتفاق واتحاد ضروری ہے، جس طرح ایک قطرۂ آب کی تنہا کوئی خاص حیثیت نہیں، مگر جب یہی قطرے آپس میں اتحاد کرلیتے ہیں تو ابرِ کرم کی صورت میں پل بھر میں جل تھل کر دیتے ہیں، سُوکھی کھیتی کو ہرا بھرا اور تر وتازہ کردیتے ہیں، اِنہی قطروں کی ہم آہنگی ایک ایسے طُوفان کو بھی جنم دیتی ہے، جو ایک عالَم کو خَس وخاشاک کی طرح بہا کر لے جاتا ہے، ایک ننھے ستارے کی کیا حقیقت! لیکن جب یہی ستارے آپس میں اتحاد کرلیتے ہیں تو اندھیری رات میں پورے عالَم کو رَوشن ومنوّر کردیتے ہیں، مسافروں کے لیے

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، باب خيار الأئمّة وشرارهم، ر: ٤٨٠٤، صـ٨٣٣.

خیر کا سامان بن جاتے ہیں، الغرض یہی حال اقوامِ عالَم کا بھی ہے، کہ اتفاق واتحاد کی بدَولت قَومیں سَنوَرتی اور ترقی وعروج کی منازِل طے کرتی ہیں، اگر آج ہم بھی اتفاق واتحاد کے اصول پر کاربند ہوجائیں، اسلامی تعلیمات اور اعلیٰ انسانی واَخلاقی اَقدار اپنا لیں، تو ہمیں بھی وہ مقام، عزّت واقتدار حاصل ہوسکتا ہے، کہ پھر دنیا کی کوئی طاقت ہم پر غالب نہیں آسکتی، صرف ضرورت اس اَمر کی ہے کہ ہم اتحاد ویکجہتی کے پیغام کو عام کریں، ملکی وقومی نقصان دہ اَعمال وافعال کا خاتمہ کرکے اتفاق واتحاد کی حقیقت کو اُجاگر کریں؛ کیونکہ اُمّت مسلمہ کے درپیش مسائل کا حل اور چیلنجز کا تدارُک اتفاق واتحاد میں مضمر ہے، اللہ کریم نے مسلمانوں کو اتفاق واتحاد پر قائم ودائم رہنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾(۱) "اُن جیسے مت ہوجانا جو رَوشن نشانیوں کے باوجود الگ الگ ہوگئے، اور اُن میں پھُوٹ پڑ گئی"۔ تو معلوم ہوا کہ اِفتراق وانتشار باہمی پھُوٹ کا سبب ہے، لہٰذا نااتفاقی سے بچتے ہوئے دِینی ودُنیاوی مُعاملات میں سچے وحق پر رہنے والوں کے ساتھ رہنا ہے، اسی میں ہماری کامیابی ہے۔

اے اللہ! ہمیں اتفاق واتحاد کی نعمت سے مالامال فرما، اس پر ثابت قدمی اور برکتیں عطا فرما، باہمی محبت وترقی نصیب فرما، انتشار وتفریق، تخریب کاری، لڑائی، فساد اور ملکی بگاڑ والے کاموں سے بچ کر، ملکی وقومی ترقی والے کاموں کی سعادت عطا

(۱) پ ٤، آل عمران: ١٠٥.

فرما، ہماری نیک قیادت اور وَحدت میں برکت اور اس کی بھلائی وکشادگی کو ہم پر قائم ودائم رکھ، امن وسکون اور ترقی عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے اور سرکارِ دوعالم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور ان میں دَوام عطا فرما، ان کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور ان پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما اوراِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين.